نظرات

افسوس ہے گزشتہ مہینے خان بہادر شیخ محمد جان صاحب کا کم و بیش ۸۵ برس کی عمر میں کلکتہ میں انتقال ہوگیا اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم قومی اعتبار سے ہندوستان کے ان پنجابی مسلمانوں میں سے تھے جو تجارت اور کاروبار میں ترقی کے لئے ممتاز و نمایاں ہیں۔ مرحوم اپنی جماعت میں بھی ممتاز اور نہایت محترم و معزز سمجھے جاتے تھے، طبعًا نہایت مخیر اور غربا و فقرا کی انفرادی طور پر امداد کرنے کے علاوہ قومی، مذہبی اور ملکی معاملات میں بڑی فیاضی اور کشادہ دلی سے خرچ کرتے تھے ان کو مسلمانوں کے تعلیمی مسائل سے بڑی دلچسپی تھی چنانچہ ان کا قائم کیا ہوا خان بہادر شیخ محمد جان ہائر سکنڈری اسکول کلکتہ کی ایک قدیم اور نیک نام مسلمان بچوں کی تعلیم گاہ ہے، علاوہ ازیں وہ کلکتہ اور بیرون کلکتہ کے بیسیوں بلند پایہ اور ممتاز تعلیمی اداروں کے رکن تھے، دیوبند کے علماء سے ان کو بڑی عقیدت اور ارادت تھی عقیدہ اور عمل اور اخلاق و عادات کے اعتبار سے اعلیٰ درجہ کے مسلمان تھے، پنجگانہ نماز باجماعت کی پابندی کے علاوہ تہجد گذار بھی تھے اور اوراد و وظائف کا شغل بھی رکھتے تھے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی سے بیعت تھے، سیاسی اعتبار سے کمٹیڈ نیشنلسٹ تھے کانگرس اور جمعیۃ العلماء کے ہم خیال اور فرقہ وارانہ سیاست کے مخالف ہمیشہ رہے، اور اگرچہ تع

سے پہلے مسلم لیگ کی تحریک کے سخت بحران وجوش کے باعث، دوسرے مسلم نیشلسٹ اکابر کی طرح خان بہادر صاحب کو شدید اذیتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا تاہم انھوں نے یہ سب کچھ برداشت کیا اور ان کے خیال اور روش میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی، ارکان ندوۃ المصنفین کے ساتھ ذاتی تعلق کے علاوہ شروع سے ادارہ کے محسن رہے، تقسیم کے وقت جب ادارہ لٹ لٹا کر تباہ و برباد ہوگیا، ارکان ادارہ بے خانماں اور بے سروسامان ہوگئے تھے اور ادارہ کے دوبارہ قائم اور جاری ہونے کی بہ ظاہر کوئی امید باقی نہیں رہی تھی تو اس وقت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی کو جنھوں نے ان سخت مایوس کن حالات میں بھی ادارہ کو ازسرنو قائم کرنے کا عزم بالجزم کرلیا تھا سب سے بڑی تقویت خان بہادر صاحب مرحوم کی حوصلہ افزائی اور فیاضانہ امداد سے ہی ہوئی، وہ ندوۃ المصنفین کے کاموں کے بڑے قدردان تھے، برہان اور ادارہ کی مطبوعات کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتے تھے، اخلاق وعادات کے اعتبار سے بڑے خوش طبع، مرنجاں ومرنج، ہمدرد اور متواضع تھے، اب ایسے وضعدار کہاں ملیں گے، ان کا حادثۂ وفات خود ندوۃ المصنفین کیلئے ایک عظیم سانحہ ہے ادارہ اس حادثۂ فاجعہ میں مرحوم کے پسماندگان کا دل سے شریک غم ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں ابرار وصلحا کا مقام جلیل عنایت فرمائے اور انکی قبر ٹھنڈی رکھے۔

افسوس ہے اسی ہفتہ ڈاکٹر مصطفےٰ احسن صاحب علوی کا حادثۂ وفات بھی پیش آگیا اسوقت ان کی عمر ۸۷ برس کے لگ بھگ تھی، ان کا اصل وطن کاکوری تھا۔ اردو زبان کے مشہور نعت گو جناب محسن کاکوروی کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے، دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل تھے، حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت شیخ کے درس بخاری کے آخری سال میں، دورۂ حدیث کی تکمیل کی تھی، اور اسکے بعد حضرت مولانا مفتی عزیزالرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبند کی جامع مسجد میں ان کو دستار فضیلت عطا فرمائی تھی، اس حیثیت سے وہ غالباً حضرت شیخ الہند کی بزم تلامذہ کے آخری چراغ تھے، اب تو دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اعلیٰ انگریزی تعلیم حاصل کرنے والے کثرت سے نظر آتے ہیں لیکن غالباً مرحوم پہلے شخص تھے جنہوں نے دارالعلوم دیوبند